



سوال

(386) کیا ہندوستان میں عورتوں کی خرید و فروخت کرنا درست ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس ملک یعنی ہندوستان میں کسی عورت کے وارثان کو اس عورت کی قیمت دے کر خرید لیں تو اس عورت کو اپنے تصرف میں بغیر نکاح کے لاسکتا ہے یا نہیں جیسا کہ مکہ معظمہ میں دستور ہے؟ دارالحرب میں یہ مسئلہ جاری ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں اہل اسلام اور کفار میں جہاد ہوتا ہے اور اہل اسلام کفار پر غالب آکر کفار کی عورتوں کو اسیر کر لاتے ہیں وہی عورتیں مسلمانوں کی مملوکہ اور شرعی لونڈی ہو جاتی ہیں پھر تقسیم کے بعد جس کے حصے میں جو عورت پڑ جاتی ہے جب تک وہ شخص اس کو آزاد نہ کر دے اپنے تصرف میں لاسکتا ہے اسی طرح وہ شخص بھی ان کو تصرف میں لاسکتا ہے جو بذریعہ خریداری یا ہبہ یا وصیت یا میراث کے ان کا مالک ہو جاتا ہے اور ان عورتوں کے بطن سے غیر مالک کے لطف سے جس قدر اولاد ہوتی جائے گی۔ وہ بھی اسی مالک کی مملوکہ اور شرعی غلام اور لونڈی ہو جائے گی اسی طرح جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے گا چونکہ ہندوستان میں جہاد کی صورت جاری نہیں ہے لہذا نہ یہاں کی عورتوں کو خریدنا چاہیے اور نہ خرید کر کے ان کو بغیر نکاح کے اپنے تصرف میں لانا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ: 604

محدث فتویٰ